سوال

(475)اللہ اللہ کے ذکر کو وظیفہ اور ورد بنانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا اللہ اللہ کے ذکر کو وظیفہ اور ورد بنانا درست ہے؟ ازراہ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو بھیج کر قیامت تک کے لیے شریعت محمدی ﷺ کو تمام ادیان میں واجب العمل اور ضروری قرار دیا ہے اور اسی طرح شریعت محمدی ﷺ کے آجانے سے باقی تمام شریعتیں منسوخ ہوچکی ہیں۔ اللہ نے اپنے احکام کو لوگوں تک پہنچانے کے لیے نبی آخر الزماں محمد ﷺ پر وحی نازل فرمائی اور یہ وحی جلی یعنی قرآن اور خفی یعنی حدیث کی صورت میں تھی۔

احکام خداوندی بجالانے کا مقصد اللہ کی رضا حاصل کر کے جنت کا حصول اور جہنم سے بچ جانا ہے اور اللہ تعالی نے اپنی رضا کو اپنی اطاعت اور احکام پر عمل پیرا ہوجانے پر مشروط کیا ہے۔ اللہ کے احکام میں اس کے نبی ﷺ پر ایمان لانا سب سے اہم اور مرکزی عمل ہے کیونکہ یہ وہ ہستی ہے کہ جس پر ایمان لاکر اور اس پر اعتماد کر کے اللہ کی پہچان اور اس کے احکام کی وصولی ہوسکتی ہے۔ اس لیے فرمایا:

وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوہ (الحشر: 7)

''جو رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے منع کرے اس سے باز آجاؤ''

یہاں نبﷺ کی اتھارٹی اور ان کے اوامر و نواہی کو سند اور اپنے حکم کے طور پر بیان کیا جارہا ہے کہ اس کی بات کو ماننا اصل میں میرا حکم ماننا ہے۔

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

من عمل عملاًليس عليہ اَمرنا فهورد (صحیح بخاری کتاب الاعتصام باالکتاب والسنہ باب اِذا اجتهد العامل اَوالحاکم)

''جس نے کوئی عمل کیااوراس عمل پر ہمارا حکم نہیں وہ مردود ہے۔''

اذکارو ادعیہ بھی عبادت کا حصہ ہیں اگرچہ عام طور پر دعائیں نمازوغیرہ کے موقع کے علاوہ کسی بھی زبان اور الفاظ میں خرافات و ممنوعات سے بچتے ہوئے کی جاسکتی ہیں۔ اذکار اور وظائف کودعاؤں سے ذراہٹ کر حیثیت حاصل ہے کیونکہ یہ وہ الفاظ ہوتے ہیں جوانسان کے ورد زبان رہتے ہیں اوروہ کسی بچے کی طرح ہر وقت اسے زبان پر جاری رکھتا ہے۔ اصل میں یہ اس کی اس کے رب کے ساتھ سر گوشیاں اور مناجات ہوتی ہیں جورازونیاز کی صورت میں ہوتی رہتی ہیں۔

لیکن شریعت نے اس پہلو کو بھی تشنہ نہیں چھوڑا اور یہ اذکار بھی اللہ کے رسول ﷺ سے ثابت ہیں۔ مثلاً تحمید، تمجید اور استغفار وغیرہ کا ورد اوران کے علاوہ صبح شام کے اذکار جوکہ مسلمان کا رات دن کا وظیفہ بن جاتا ہے وہ سب اذکار اللہ کے رسول ﷺ سے ماثور ہیں جنہیں ایک مسلمان کو ضرورت تھی۔

اب اگر کوئی ایسے الفاظ جوکہ ورد کے طور پر زبان پر جاری رکھے اوروہ اللہ کے رسول ﷺ سے منقول بھی نہ ہوں تواس پر مسلسل عمل کرنا بدعت کی شکل اختیار کرجائے گا۔

جس طرح کہ ہمارے دور میں کچھ لوگ اللہ اللہ کے ورد کو اپنا وظیفہ بناتے ہوئے ہر وقت زبان پر جاری رکھتے ہیں اوراس عمل کو لوگوں میں شائع بھی کررہے ہیں۔ اب اللہ اللہ کا مطلب کچھ بھی نہیں بنتا کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے نام کے۔

یادرہے کہ اذکارماثورہ کے ہر وظیفہ اورورد کا مکمل معنی بنتا ہے مثلاً استغفر اللہ (میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں) اللہ اکبر (اللہ بہت بڑا ہے) الحمدللہ (سب تعریفیں اللہ کےلیے ہیں) لیکن اللہ اللہ کا کیا مطلب ہے؟ یہ جملہ نہیں بنتا جس سے کوئی خبر یا درخواست کا پتہ چلے۔ اوردوسری طرف اس ورد میں مشغول ہونے سے وہ تمام اذکار جوماثورہ ہیں سے انسان بے رغبتی اختیار کرلیتا ہے جس سے اس کی زندگی کے اعمال میں سنت اذکار کا تعطل آجاتا ہے۔ لہذا اللہ اللہ کو بطور ورداور وظیفہ اختیار کرنا کتاب وسنت اور سلف سے کہیں ثابت نہیں۔ اس سے اجتناب کرنا چاہیے اورماثورہ وظائف کو اختیار کرنا چاہیے۔ ویسے بھی اگر ایک مسلمان اگر وظائف ماثورہ کو صحیح طور پر مکمل کرے تو اس کے پاس اتنا وقت کہاں بچے گا کہ وہ غیر ماثورہ وظائف کی طرف توجہ دے۔

وباللہ التوفیق

فتاویٰ ارکان اسلام

حج کے مسائل